سابق خاتون اول مادر جمہوریت (ن لیگ)

محترمہ بیگم کلثوم نواز کی نماز جنازہ کے امام

سرخیل دیوبند تبلیغی جماعت کے مدار المہام

مولانا طارق جمیل کی امامت اور علماء دیوبند کا بدعتی فتویٰ

حضرت علامہ مولانا

مفتی ظہور احمد جلالی

دار العلوم محمدیہ اہل سنت مانگا منڈی

سابق خاتون اول مادر جمہوریت (ن لیگ) محترمہ بیگم کلثوم نواز کی نماز جنازہ
کے امام سرخیل دیوبند تبلیغی جماعت کے مدار المہام

مولانا طارق جمیل کی امامت
اور
علماء دیوبند کا بدعتی فتویٰ

عرض گذار

ظہور احمد جلالی

دار العلوم محمدیہ اہل سنت مانگا منڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ الْوَاحِدُ جَلَّ جَلَالُكَ

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد تین بار وزیر اعظم بننے والے میاں نواز شریف کی اہلیہ تین بار خاتون اول کے منصب پر فائز ہونے والی محترمہ بیگم کلثوم نواز رضائے الٰہی سے اگلے جہان سدھار گئیں۔ تو بروز جمعۃ المبارک 3 محرم الحرام 1440ھ بمطابق 14 ستمبر 2018ء کو ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ یہ بات پہلے ہی گردش کرنا شروع ہو گئی تھی۔ کہ نماز جنازہ سرخیل علماء دیوبند تبلیغی جماعت کے مدارالمھام مولانا طارق جمیل صاحب پڑھائیں گے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ میاں نواز شریف کے آباء واجداد تمام اہل سنت و جماعت درود و سلام والے تھے گیارہویں شریف کا ختم بڑے اہتمام سے دلاتے تھے۔ جامعہ نظامیہ لاہور اور جامعہ نعیمیہ لاہور کے ستر 70 اسی 80 کی دھائی کے طلباء اور آج کے مدرسین و علماء بطور خاص اس کے گواہ ہیں۔ اسی طرح چوک دالگراں لاہور میں رہائش پذیر اتفاق برادران کا حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ مگر جب سے شریف برادران اقتدار میں آئے ہیں تو ان کے اطوار و اقدار میں تبدیلی آتی گئی۔ الامان والحفیظ۔ انہوں نے حصول اقتدار اور پھر تحفظ اقتدار کے لئے جو جو جتن کئے وہ میرا موضوع نہیں، پاکستان کے خالص دشمنوں سے دوستی، مودی جیسے موذی سے یارانہ، کشمیر کمیٹی کا کانگرسی مولوی ڈیزل کو چیئرمین بنانا یہ سب چیزیں تاریخ کا

حصہ بن چکی ہیں۔ وزارت عظمی پر دوسری بار فائز ہو کر امتناع قادیانیت قانون کو ختم کرنے کا منصوبہ اور پھر راجہ ظفر الحق کی مزاحمت پر خاموشی۔حتی کہ ختم نبوت کے قانون میں ترمیم کر کے قادیانیوں کیلئے کھلے بندوں حصول اقتدار کی سہولت مہیا کرنا۔ ایسی حرکات مذمومہ میاں برادران کے چہروں پر ایسی سیاہی ہیں جسے صرف دوزخ کی آگ ہی مٹا سکتی ہے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا

سابقہ تعلق و ارادت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ محترمہ کی نماز جنازہ حضرت علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب پڑھائیں گے۔ کیونکہ وہ ان کی ختم نبوت سے غداری کے دنوں میں خاموش رہے ہیں۔ بلکہ ختم نبوت کی آواز اٹھانے والوں اور شہید ناموس رسالت ملک محمد ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ناجائز قتل پر احتجاج کرنے والوں سے اعلانیہ لاتعلق رہے اور ان کیخلاف کافی زیادہ غم و غصہ کا اظہار بھی فرمایا۔ ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع پر ڈی چوک اسلام آباد میں اس وقت کے متفقہ چیر مین تحریک لبیک یارسول اللہ کنز العلماء ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی، امیر المجاہدین علامہ حافظ خادم حسین رضوی، پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری، حجۃ الاسلام شمشیر بے نیام گنج عرفان قاری سید محمد عرفان شاہ مشہدی دامت برکاتہم ،مرکزی ناظم اعلی مرکزی جماعت اہل سنت ''واضح رہے کہ حجۃ الاسلام گنج عرفان کا ڈی چوک دھرنا میں ''رگڑا'' والا خطاب تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔اور دوران لانگ مارچ ان کا گاڑی سے سر نکال کر ''کھونڈا لہرانا'' مُردوں کو سر اٹھا کر دیکھنے پر مجبور کر دیتا تھا'' ان کی قیادت میں دیئے گئے دھرنے کے خلاف

حضرت پیر ریاض شاہ صاحب نے کافی غم و غصہ کا اظہار بھی فرمایا تھا۔ تاکہ میاں برادران سے وفاداری قائم رہے۔اس کے برعکس بیگم کلثوم نواز کی نماز جنازہ کیلئے تبلیغی جماعت کے سربرآوردہ سرخیل علماء دیوبند مولانا طارق جمیل کا انتخاب کیا گیا یہ میاں برادران کی صوابدید ہے جب نااہل وزیر اعظم میاں نواز شریف صاحب نے اپنا اعتماد بحال کرنے کی کوشش میں محفل میلاد شریف کا اہتمام شروع کیا تو حضرت پیر سید ریاض حسین شاہ وہاں پہنچ کر اپنی برکات سے نوازتے رہے۔ نااہل وزیر اعظم صاحب کی جماعت نے جب قانون ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا تو محفل میلاد شریف کا سلسلہ جاری رکھا۔ایسی ہی ایک محفل میلاد شریف میاں شہباز شریف صاحب تنہا کرسی (کس مپرسی) پر تشریف فرما ہیں اور ان کے متصل دائیں طرف جو سرخ ریش بزرگ اہل سنت کی آبرو بن کر نیچے قدموں میں تشریف فرما ہیں۔ وہ یہی ہمارے مرکزی دینی راہنما حضرت شیخ المشائخ اِمَامُ الْمُتَرَفِّضَہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب خلیفہء مجاز مترفضی ءزماں سید محمود شاہ حویلیاں ضلع ہزارہ خیبر کے پی کے ہیں۔ جماعت اہل سنت کی آبرو اس ساری، نیاز مندی، فداکاری، اپنی خاندانی وجاہت سیادت شریفہ خانوادہ نبوت سے توالد کے عظیم تعلق کے باوجود اس قابل قرار نہ پا سکے کہ ایک سُنّی باپ کی سُنّی بیٹی، سُنّی سسر کی سُنّی بہو، سُنّی داماد کی سُنّی ساس، کی نماز جنازہ پڑھا سکیں۔ اور نہ ہی عرصہ ءدراز سے اتفاق مسجد کی خطابت کے جوہر آج اپنا رنگ دکھا سکے۔

یاللعجب

مولانا طارق جمیل کا طریقہ کار

مولانا طارق جمیل اس لحاظ سے انفرادی شان رکھتے ہیں کہ ہر دور میں ہر قسم کے حکمرانوں سے مراسم قائم فرما لیتے ہیں اور جیسے حالات ہوں ویسا ہی روپ دھار لیتے ہیں اگر ایک طرف میاں برادران کے گھر جا کر تبلیغی اجتماع کی دعا کے تحفے سے نواز تے ہیں تو دوسری طرف عمران خان نیازی سے اپنی بیگم صاحبہ کی برہنہ منہ ملاقات کراتے نظر آتے ہیں اور محترمہ ریحام خان کے سامنے بیٹھ کر آنکھوں اور حلق کو آرام پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ گجرات کے چودھریوں کے گھروں میں ان کی آنیاں جانیاں جاری رہتی ہیں۔ حتی کہ پرویز الٰہی کو دیکھ کر تبلیغی جماعت کا پہلا سبق ''خدا سے ہونے کا یقین اور مخلوق سے کچھ نہ ہونے کا یقین'' بھول جاتے ہیں اور یوں کہتے نظر آتے ہیں کہ آپ سے پہلے بھی محبت تھی آپ نے فیصل آباد میں دل کا ہسپتال بنایا جس سے میری جان بچ گئی تو محبت اور زیادہ ہو گی۔ خیر یہ ان کا اپنا فعل ہے۔ وہ قلابازیاں کھائیں۔ اپنے عقیدے کو ایک دنیا دار کے قدموں میں ذبح کریں اس کا جواب وہ خود دیں گے۔

ہمارے اسلاف اور حقیقی لیڈر ایسی بے ہودگی سے نفرت ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ تین بار خاتون اول کا شرف پانے والی محترمہ کو بہادر، نڈر، مادر جمہوریت ن لیگ اور شیرنی ایسے متعدد القاب سے یاد کیا جا رہا ہے۔ مگر ان کی نماز جنازہ کی امامت مولانا طارق جمیل نے کروائی اور بعد میں اہل سنت و جماعت درود و سلام والوں کے پسندیدہ عمل ایک مستحب کام کو بھی بجا لائے یعنی نماز جنازہ کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر محترمہ کیلئے دعائے ایصال ثواب و دعائے مغفرت بھی کی۔ گو اختتام دعا پر

صرف ایک ہاتھ ہی منہ پر پھیر سکے۔ اس تصویر میں میاں نواز شریف کا غم زدہ چہرہ اور میاں شہباز شریف کی ادھر ادھر گردش کرتی آنکھیں بھی نظر آ رہی ہیں۔

مولانا طارق جمیل قل خوانی اور چہلم کی محافل میں بڑے طمطراق سے تشریف لے جاتے ہیں۔ وہاں رسم قل، سوئم، تیجہ، چالیسواں جو نام بھی دے لو، کی دعا میں خوب رنگ بھرتے ہیں پوری پوری مہارت استعمال فرماتے ہیں۔ ایک بار مولوی صاحب اسی رنگ ڈھنگ سے دعا فرما رہے تھے اور جن کے حق میں دعا کی جارہی تھی، بظاہر اس کے اعمال خاکم بدہن منفی قسم کے تھے تو لوگ حضرت کی دعا پر آمین بھی کہتے تھے۔ اور یہ بھی کہتے تھے کہ فوت ہونے والے کے اعمال جیسے بھی تھے یہ مولوی صاحب جنت کا ٹکٹ دلوا کر ہی واپس لوٹیں گے۔

الغرض! مولانا طارق جمیل کی دعا ایک معمہ ہے جو کسی دیو بندی عالم اور شیخ الحدیث سے حل نہیں ہو سکا۔

مثلاً مولوی طارق جمیل نے جنوری 2002 میں پنڈی بھٹیاں میں اور اس کے بعد مسلسل کئی مقامات پر ان الفاظ سے دعا کی۔

'اللہ تو سامنے ہو ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں۔ یا اللہ۔

ہم تیری گود میں گر جائیں یا اللہ۔ ہم تجھے منائیں

<u>مردان کے جلسہ میں دعا کی:</u>

اللہ تو سامنے ہوتا، ہم تیرے پاؤں پکڑ لیتے۔

ہم ضد کرتے، ہم لوٹ پوٹ ہوتے، تیرے آگے پیچھے۔

ہم تیری گود میں گر جاتے۔ ہم تجھے مناتے۔

اس طرح کی لغویاتِ طارق جمیل عام دستیاب ہیں ایسی دعا کی شرعی حیثیت بیان کرنے کی کسی دیوبندی کو توفیق نہیں ہوئی، اور نہ ہی مرکز تبلیغی جماعت رائیونڈ سے اس کی کوئی وضاحت، توجیہ یا سرزنش جاری کی گئی۔ الغرض

مِلْعَقَةُ الْقُدُوْرِ الرَّاسِيَةُ مولانا طارق جمیل قل خوانیوں میں بڑے ذوق سے شرکت کرتے ہوئے بیان کرتے اور لمبی چوڑی دعا کرواتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ میوء ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر فیاض رانجھا کی اہلیہ کے رسم قل پر دعا کرانے کی تصویر اخبارات کی زینت بنی۔ فقیر کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ رائیونڈ چوہنگ مانگا کے حلقہ سے ایم پی اے منتخب ہونے والے عبدالرشید بھٹی کے بھائی کے ختم چہلم میں خطاب کیا۔ دعا کروائی پورا علاقہ گواہ ہے۔ دیوبندی علماء کے فتوی کے مطابق طارق جمیل صاحب بدعتی قرار پاتے ہیں۔

بدعتی کے بارہ میں دیوبندی علماء کا فتوی

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ نجد کے وہابیوں نے جب نجد و حجاز میں قتل وغارت کا بازار گرم کیا تو عالم اسلام میں ان کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔ تو اس موقع پر دارالعلوم دیو بند کے صدر المدرسین کانگرسی علماء کے سالار اعظم مولوی حسین احمد مدنی نے نجدیوں سے مکمل لاتعلقی اور سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔

کہ صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدا تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ اور خصوصاً ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا' اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف

شاقہ پہنچائیں۔

سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا۔ اور ہے۔ اور اس قدر ہے۔ کہ نہ اتنا قوم یہود، سے ہے نہ نصاریٰ سے۔ نہ مجوس سے۔ نہ ہنود سے۔ غرض کہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے۔ اور بے شک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں۔ تو ضرور ہونا بھی چاہیے۔ وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اس قدر رنج و عداوت نہیں رکھتے۔ جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔

حسین احمد مدنی الشہاب الثاقب قدیمی نسخہ ص 221

اسی طرح مولوی حسین احمد مدنی نے الشہاب الثاقب میں وہابیہ کا تذکرہ اس انداز میں کیا ہے کہ

۱۔ کیا یہی حالت وہابیہ خبیثہ کی ہے؟ الشہاب الثاقب ص 230

۲۔ کیا یہی الفاظ ان کی خبیث زبانوں سے نکلتے ہیں؟ الشہاب الثاقب ص 230

۳۔ آئیں دیکھیں تو کیا یہ حال کسی خبیث وہابی کو نصیب ہوا؟۔

الشہاب الثاقب ص 232

۴۔ ذرا غور کرنے کی بات ہے۔ کہ کیا وہابیہ خبیثہ ان افعال کو جائز کہتے ہیں

الشہاب الثاقب ص 233

۵۔مولانا (رشید گنگوہی) اوران کے متبعین کا عقیدہ بہ نسبت حضرت سرکار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نہیں جو وہابیہ خبیثہ رکھتے ہیں؟۔

الشہاب الثاقب ص233

۶۔وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالت جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ وابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔

الشہاب الثاقب ص241

۷۔مسئلہ نداء یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔

اور یہ حضرات علماء نہایت تفصیل سے فرماتے ہیں۔اور کہتے ہیں۔کہ لفظ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر بلحاظ معنی اسی طرح نکلا۔جیسے لوگ بوقت مصیبت وتکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں۔تو بلا شک جائز ہے۔وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے۔اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں۔چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے۔کہ وہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ

کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرتیں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں۔اوران کا استہزاء اڑاتے ہیں۔

اور ناشائستہ کلمات استعمال کرتے ہیں۔حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں۔ جائز مستحب ومستحسن جانتے ہیں۔(الشہاب الثاقب ص244)

(نوٹ: رائیونڈ سے نکلنے والی دیوبندی جماعتوں کو مذکورہ بالا اقتباس ذہن نشین کرلینا چاہیے۔کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ سے روکنے والے ان کے اکابر کے بقول بلکہ یقیناً خبیث ہیں۔ظہور احمد جلالی)

مولوی حسین احمد مدنی نے مزید لکھا

یہ لوگ یعنی (نجدی وہابی) جب مسجد شریف نبوی آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ وبدعت شمار کرتے ہیں۔ انہی **افعال خبیثہ اور اقوال واہیہ** (بے ہودہ) کی وجہ سے اہل عرب ان سے نفرت بیشمار کرتے ہیں۔ الشہاب الثاقب ص 245

(نوٹ: فقیر جلالی نے مسجد نبوی شریف کے موجودہ اماموں کو درجنوں بار آتے جاتے دیکھا مگر افسوس کہ ایک بار بھی کسی نجدی امام کو سلام عرض کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔)

مولوی حسین احمد مدنی نے مزید لکھا

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود بر خیر الانام علیہ السلام (الی) کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں۔۔ (الشہاب الثاقب قدیمی ص 245)

ناظرین کرام نے دیکھ لیا۔ کہ دیوبندیوں کے نزدیک وہابی خبیث ہیں۔ خبیث ہین اور خبیث ہیں۔ لیکن یہ ان کی خباثت اس وقت تک تھی۔ جب نجدیوں کے پاس دینے کو کچھ نہ تھا۔ جوں جوں نجدیوں کی حکومت مستحکم ہوتی چلی گئی۔ تیل کی دولت میسر آتی گئی۔ توں توں ان کی خباثت دُھلتی چلی گئی۔ اور طہارت حاصل ہوتی گئی۔ باقی دنیا میں تو قانون یہ ہے کہ جو شخص جس جرم کی بنا پر خبیث قرار پاتا ہے۔ وہ جب تک خباثت چھوڑ کر توبہ نہیں کرتا۔ خبیث ہی رہتا ہے۔ مگر نجدیوں کی خباثت اس سے مستثنٰی ہے کہ جس قدر ریالوں کی چمک بڑھتی چلی گئی۔ ان کی خباثت روپوش ہوتی چلی گئی۔ کوئی شخص یہ نہیں بتا سکتا کہ شیخ نجدی کے دور کے نجدیوں اور آج کے نجدیوں کے عقائد میں فرق آ گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ حسین احمد مدنی کے دور کے نجدی دیوبندیوں کے نزدیک جن وجوہ کی بنا پر خبیث تھے۔ تو وہ وجوہ تو ان میں اب بھی موجود ہیں۔

ضروری وضاحت

قارئین سے گذارش ہے کہ وہابیوں کے متعلق لفظ خبیث کا لقب دیوبندیوں نے دیا ہے جسے فقیر ذکر کر رہا ہے۔ نجدی وہابی ہمارے نزدیک کیا ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شیخ نجدی قرن الشیطان ہے اور یہ اس کی ذریت ہیں۔ البتہ یہ خبیث کا اعزاز ان کو علماء دیوبند نے عطا فرمایا ہے۔

میں دیوبندی علماء سے پوچھتا ہوں کہ جناب عالی!

یہ کل کے خبیث آج کے طیب کیسے ہو گئے؟

اور یہ کل کے خبیث تمہارے چہیتے کیسے قرار پائے؟ تم خبیث اور طیب اکٹھے کیسے ہو گئے؟ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حتی یمیز الخبیث من الطیب

یہاں تک کہ اللہ خبیث کو پاک سے جدا کردے۔

علما دیوبند متوجہ ہوں

اے علماء دیوبند!

جب یہ نجدی تمہارے فتوے کے مطابق خبیث ہیں اور اعلان خداوندی کے مطابق خبیث اور طیب میں امتیاز اور علیحدگی ضروری ہے۔ وہ تو رہی نہیں تو میں بلا روک ٹوک کہوں گا۔ کہ خبیث نجدیوں وہابیوں کو دیوبندی علماء نے اپنا امام پیشوا تسلیم کرتے ہوئے اپنے فتوائے خباثت کے مطابق وہ خباثت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ اور اسی خباثت کے لباس میں خود کو ملبوس کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔

الخبیثات للخبیثین و الخبیثون للخبیثات

یعنی گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے۔

کیونکہ نجدیوں کی خوشامد اور تائید کئے بغیر انکی پذیرائی حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ اور نہ ہی ان کی نوازشات سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی حرم شریف میں یا کسی اور مقدس مقام پر بیٹھ کر اہل سنت و جماعت کے خلاف زہر اگلا جاسکتا ہے۔ اور نہ ہی نجدیوں کے کسی سرکاری یا مذہبی ادارے میں داخلہ ممکن ہے۔ کیونکہ یہ اصلی اور واقعی نجدی ہیں۔ اگر نجدیوں کی تاریخ کی طرف جائیں تو صرف ایک بات عرض کرتا ہوں۔

مشتے نمونہ از خروارے

کہ جب جنگ خندق کے بعد بنو نضیر کے یہودیوں کو ان کی غداری اور کفار سے ساز باز کی سزا دی گئی۔ تو ان کے جنگی مردوں کو قتل کر دیا گیا۔ اور ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنا کر تقسیم کر دیا گیا۔ تو اس دور کے تاجروں نے ان غلام عورتوں اور بچوں کو خرید کر نجدیوں کو بیچ دیا۔ اس طرح نجدیوں کے گھروں میں یہودی عورتیں آ گئیں۔ اور وہ کوئی دیہاتی بدوی اجڈ قسم کی عورتیں نہ تھیں۔ وہ آج کی یہودنوں کی طرح عرب کے مالدار، صاحب حیثیت، معیشت پر قابض، یہودیوں کی سلیقہ شعار، آسودہ حال، ناز پروردہ، بیگمات اور بہو بیٹیاں تھیں

جب وہ ان کے گھروں کی زینت بنیں تو اس طرح ''سانپ کو پر لگ گئے'' یا یوں کہو'' کہ کریلے کی بیل نیم کے درخت پر چڑھ گئی'' یا یوں کہہ لو کہ بندر ہلکا ہو گیا۔ جس طرح آج کے عربی شیخ کے گھر یہودن آجائے تو اس کے اطوار بدل جاتے

ہیں۔

العیاذ باللہ اس طرح نجدیوں کی نسل میں یہودنوں کا خون اور شیر شامل ہو گیا۔تو انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا تھا۔جو شیخ نجدی اور اس کے حواریوں نے کیا ہے۔جس کا تذکرہ دیوبندی عالم مولوی حسین احمد مدنی نے الشہاب الثاقب میں کر کے انہیں خبیث اور یہود ونصاری سے زیادہ قابل نفرت قرار دیا ہے۔

دیوبندی عالم مولانا مکی صاحب

بات طول پکڑتی گئی فقیر کہنا یہ چاہتا ہے کہ بہاولپور کے ایک دیوبندی عالم مولوی عبدالحفیظ مکی نے نجدیوں میں اپنا مقام بنالیا۔اور حرم کعبہ شریف میں درس کے نام پر مسلمانوں کو وہابی بنانے کا جال بچھایا۔اور وہ سالہا سال اہل سنت و جماعت درود وسلام والون کو شکار کر کے وہابی دیوبندی بناتا رہا۔اور سادہ لوح سنی مسلمان حرم شریف کے تقدس کے پیش نظر وہابی کی شکاری چال نہ سمجھتے ہوئے شکار ہوتے رہے۔ مولوی مکی سے ایک آدمی نے سوال کیا جو کہ انٹرنیٹ یوٹیوب (فیس بک) پر موجود ہے۔وہ سوال اور اس کے جواب بلفظہٖ حاضر خدمت ہے۔

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک ہی مسجد ہے جس میں جمعہ ہوتا ہے وہ بریلویوں کی ہے؟

جواب: وہ وہاں نہ پڑھے نماز۔دل چاہے کسی دوسری جگہ جا کر پڑھے۔حتی کہ ظہر ہو تو ظہر ہی پڑھ لے۔جب جمعہ ہو گا ہی نہیں۔تو اس سے تو ظہر پڑھنا بہتر ہے نا۔بدعتی کے پیچھے جو نماز نہیں ہوتی۔حتی کہ آج ہی میں کتاب پڑھ رہا تھا۔کہ اگر آپ مثلاً قربانی کر رہے ہیں۔عید کی اور اس میں آپ نے اس آدمی کا حصہ رکھا ہے۔

جو حضور کو نور سمجھتا ہے۔ حاضر ناظر سمجھتا ہے۔

عالم الغیب سمجھتا ہے۔ قبر پر سجدہ کرتا ہے۔

کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی۔ کہ آپ نے مشرک کو شریک کر دیا، اللہ کے بندے بس دعا کرو۔ اللہ سب کو ہدایت دے۔ ہدایت کی دعا کرو بڑی جگہ پہ آئے ہو۔ ہدایت کی دعا کرو۔

اس سوال و جواب میں کئی پہلوؤں پر بات ہو سکتی ہے۔ اختصار کے پیش نظر چند باتیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ یہ کہ دیو بندیوں وہابیوں کی کسی اہل سنت بریلوی امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

۲۔ یہ وہابی، دیو بندی بالخصوص تبلیغی جماعت والے ہمارے پیچھے نماز کیوں پڑھتے ہیں۔؟ حتیٰ کہ اہل سنت انتظامیہ کے روکنے کے باوجود اہل سنت و جماعت درود وسلام والوں، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا لکھا ہوا مشہور آفاق سلام

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھنے والوں کی مسجدوں میں کئی کئی دن دَھکّے اور دَجَل و دھونس سے کیوں رہتے ہیں؟۔ ایک شخص کو پتہ ہے کہ فلاں امام کے پیچھے سرے سے نماز ہوتی ہی نہیں۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے۔ اور وہ شخص نماز پڑھنے کے باوجود تارک نماز قرار پائے گا۔

جب رائیونڈی جماعت کے سر منڈے تین دن کسی سنی مسجد میں قیام کریں گے۔ تو پندرہ نمازوں کے تارک ہونگے۔ بہ الفاظ دیگر پندرہ نمازوں کے تارک اور

پندرہ حراموں کے مرتکب ہونگے۔جب کہ تبلیغ کرنا مستحب کے درجہ میں آتا ہے اور کسی خاص حال میں فرض بھی ہوجاتی ہے۔کہ ایک مستحب امر کے لئے مسلسل حرام کا ارتکاب کرنے والے چند دن کا چِلّہ لگا کر ولی کیسے بن سکتے ہیں۔؟مولوی مکی صاحب نے اسی میں فرمایا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔دیوبندیوں کے نزدیک نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا بدعت ہے۔اور یہ بدعت مولوی طارق جمیل کرتا رہتا ہے۔دیوبندیوں کے نزدیک ختم چہلم بدعت ہے۔مولوی طارق جمیل کئی بار اس بدعت کا ارتکاب کر چکا ہے۔پہلے سے مسلمہ بدعتی مولوی طارق جمیل صاحب نے جب محترمہ کلثوم نواز کی نماز جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی تو دیوبندی مولوی بڑھک اٹھے۔مفتی اُمان اللہ نامی ممتاز دیوبندی عالم نے بطور خاص ایک کلپ جاری فرمایا جو بلفظہ حاضر ہے اور نیٹ پر (یوٹیوب،فیس بک) پر دیکھا سنا جا سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ممتاز دیوبندی مولوی امان اللہ خان کا طارق جمیل پر بدعتی فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

گرامی قدر حاضرین!

شریعت سے کچھ بھی بڑھ کرنہیں۔ چاہے نبی ہو۔ولی ہو۔ یا پھر سیاسی و مذہبی پیشوا۔ یا پھر عالم دین ہو۔کلثوم نواز کے نماز جنازہ کے بعد حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کا اجتماعی دعا کرنا یقینا بدعت اور قابل مذمت عمل ہے۔ کیونکہ یہ عمل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلفاء راشدہ اور بعد کے کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے۔ اور آپ سب کو معلوم ہے کہ بدعت کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

تو خدارا مولانا صاحب اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔اور قوم کے سامنے بیان کریں۔ کہ واقعی مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ اس لئے کہ آپ کے چاہنے والے اور آپ کی اقتداء کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔ تاکہ ان کو دین کا نقصان نہ ہو۔ اور اس کے بعد جتنے بھی بڑے مدارس اور علماء ہیں۔ ان کو چاہیے کہ کوئی بھی عالم دین اگر شریعت کے خلاف کرے۔ تو ان کو سمجھائے اور اس کے بعد پاکستانی عوام سے درخواست کی جاتی ہے کہ جو بھی شریعت کے خلاف ہے۔ یا شریعت کے خلاف کوئی عمل کرے۔ چاہے وہ ہمارا سیاسی لیڈر ہو۔ چاہے مذہبی پیشوا ہو۔ چاہے کسی بھی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والا عالم دین ہو، تو ان کے خلاف ہم ایک آواز ہو جائیں بغیر کسی تفریق

کے۔اس لئے کہ ہالینڈ کے ویلڈر wilader تصویری خاکے شائع کر کے گستاخ بن سکتے ہیں، تو کیا مسلمان حضور ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر، طریقوں کو چھوڑ کر بدعتی خاکے، شائع کرنے والے گستاخ نہیں بن سکتے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا میں اگر شریعت کے خلاف جاؤں۔تو مجھے کس طرح روکو گئے۔ایک نوجوان نے کہا ہم آپ کو ڈنڈوں سے روکیں گئے۔تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ پھر حالات ٹھیک رہیں گئے۔

تو پاکستانیو! خدارا سوچو! مولوی طارق جمیل صاحب جب پہلے ہی بدعتی بن چکا ہے۔اور اب اس نے جنازے میں بھی بدعت کا ارتکاب کیا ہے۔تو دیوبندیوں کے فتاوی کے مطابق مولوی طارق جمیل کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔تو ہم بڑے افسوس سے عرض کریں گے۔کہ محترمہ کلثوم نواز کی یہ بدقسمتی ہے کہ وہ ہزاروں سوگواروں کی حاضری کے باوجود نماز جنازہ کے بغیر ہی خاک میں جا ملی ہیں۔وہ بے چاری پہلے ہی ایک موذی اور طویل بیماری، خاوند، بیٹی اور داماد کی گرفتاری اور بیٹوں کی گرفتاری کے خوف سے اپنی مادر مہربان کی تدفین میں غیر حاضری ایسی متعدد مایوسیوں کے ساتھ دنیا سے چلی گئیں۔

مگر افسوس صد افسوس محترمہ کو شرعی نماز جنازہ بھی میسر نہ آئی۔گو رسم جنازہ تو ادا ہو گئی۔کثیر تعداد میں سوگوار بھی اشکبار آنکھوں سے دستہ بستہ صف بندی کر کے کھڑے ہو گئے۔مگر دیوبندی علما کے فتوے کے مطابق نماز پڑھانے والا بدعتی ہے۔اور دیوبندی علما کے فتوے کے مطابق بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔اور فقیر جلالی نقشبندی رضوی کی کئی دنوں پر محیط سوچ اور متعدد اصحاب فکر و دانش سے تبادلہ خیال کے نتیجے

کے مطابق میاں برادران کی ناموسِ رسالت سے بے وفائی اور ختم نبوت سے غداری کی ذلت آمیز سزاؤں میں سے یہ بھی ایک سزا ہے۔ کہ محترمہ کو شرعی نماز جنازہ کی سعادت سے محروم رہ کر خاک گور سے پیوست ہونا پڑا۔

فاعتبروا یااولی الابصار

حذر۔اے چیرہ دستاں۔سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

فقیر پھر علی الاعلان عرض کرتا ہے۔ کہ بہاولپور کے دیو بندی مولوی المعروف مکی صاحب کے فتوی کے مطابق جب ان کی نماز ہمارے پیچھے نہیں ہوتی۔ تو تبلیغی جماعت والے، اہل سنت و جماعت درود وسلام والوں کی مساجد میں آکر، گھس کر، براجماں ہوکر، ڈیرے ڈال کر، دنگا فساد برپا کر کے قیام کیوں کرتے ہیں؟۔ اور اپنی نمازیں ضائع کر کے حرام کے مرتکب کیوں ہوتے ہیں۔ پھر وہاں پر اگر محفل میلاد شریف منعقد ہو۔ یا ختم گیارہویں شریف ہو۔ یہ لنگر میلاد و لنگر غوثیہ کیوں نگلتے ہیں؟۔ جو کہ ہمارے سامنے کی بات ہے۔ کہ اگر یہ لنگر بقول دیابنہ حرام ہے تو یہ حرام خوری کیوں کرتے ہیں؟۔ کیوں کھا جاتے ہیں؟۔

اگر سیّد عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر بکرا ذبح کیا جائے۔ تو بقول وہابیہ و دیابنہ وہ مانند خُوک ہو جاتا ہے۔ رائیونڈ کے گرگانِ کہنہ مشق انہیں زبردستی ہماری مساجد میں بھیج کر حرام خور اور خنزیر خور کیوں بناتے ہیں؟ جب یہ دوران چلہ حرام خوری اور خنزیر خوری کے بعد گھر جائیں گے تو ظاہر ہے۔ کہ عمل ازدواج جو طبعی اور شرعی تقاضا ہے۔ اسے جب پورا کریں گے تو اس نطفہ سے پیدا ہونے والے کتنے موذی خارجی اور دہشت گرد ہونگے اس کا اندازہ کرنا

ہو تو افواج پاکستان کے راہ راست اور ضرب عضب آپریشن کرنے والے غازیوں سے پوچھو یہ سب باتیں دیوبندی علماء کے غلیظ فتوی کے اثرات خبیثہ ہیں۔ہم مظلوم لوگ تو ہمیشہ ان کے فتووں کی ضد میں رہتے ہیں۔

۳۔مولوی مکی صاحب نے یہ فتوی حرم کعبہ شریف میں دیا ہے۔جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والوں کو مشرک کہتے ہیں۔فقیر عرض گذار ہے کہ ان کے شیخ ومربی مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب کا آغاز ہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق سے کیا ہے۔ اور آگے متعدد حدیثیں بشمول حدیث مصنف عبدالرزاق ذکر کی ہیں۔ ان دیوبندیوں کو اب کہنا ہوگا کہ اشرفعلی تھانوی مشرک ہے۔اگر اونٹ یا گائے میں تھانوی کا حصہ شامل ہوجائے تو کسی نجدی یا دیوبندی کی قربانی نہیں ہوگی۔اس نے مشرک کو شامل کرلیا۔

مکی صاحب نے فرمایا

۴۔کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب مانتا ہے وہ مشرک ہے اس کی شرکت سے کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔

یہ میرے سامنے اشرفعلی تھانوی ہی کی دوسری کتاب حفظ الایمان ہے اس کے صفحہ نمبر ۸ پر لکھا ہے۔

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غائب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کُل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل

ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی اس گستاخانہ قبیح وشنیع عبارت میں زید، عمرو کیلئے تو علم غیب مانتا ہے۔ بچوں اور پاگلوں کیلئے علم غیب مانتا ہے۔ چوپاؤں اور بے زبان جانوروں کے لئے علم غیب مانتا ہے۔

اب دیوبندی مولوی مکی صاحب کو چاہیے کہ اپنے باپ کا دودھ حلال کرتے ہوئے تھانوی صاحب کو مشرک قرار دے۔ اور اعلان کرے کہ اگر تھانوی یا اس کا کوئی پیروکار قربانی میں حصہ دار بن جائے۔ یا کوئی تھانوی صاحب کے ثواب کیلئے حصہ شامل کردے۔ تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس نے مشرک کو شامل کر دیا۔ یہ بات واضح رہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعطائے الٰہی علم غیب شریف ضرور بالضرور مانتے ہیں۔ مگر عالم الغیب کا اطلاق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں کرتے۔

۵۔ مکی صاحب نے حرم کعبہ شریف میں فتوی دیا کہ جو نبی کو حاضر ناظر جانتا ہے۔ وہ مشرک ہے۔ اس کے قربانی میں شامل ہونے سے کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی۔

فقیر عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو نورِ نبوت عطا فرمایا ہے۔ اس کا کمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرف بھی توجہ فرمائیں۔ وہ چیز ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوتی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ کمال عطا فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے جس کونے میں چاہیں ایک جگہ ہو یا متعدد مقامات پر بیک وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے اعمال کو بھی ملاحظہ

فرماتے ہیں۔اس حضور و مشاہدہ کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکابرین نے حاضر و ناظر کا نام دیا ہے۔برکت المصطفیٰ فی دیار الہند محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث محقق دہلوی متوفی 1054ھ انگریز کے برصغیر پر قبضہ سے تقریباً دو سو سال قبل فرماتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

با چندیں اختلاف درامت و کثرت مذاہب۔
درایں مسئلہ ہیچ کس را اختلاف نیست کہ
آنحضرت براعمال امت حاضر و ناظر است

(حاشیہ اخبار الاخیار)

گیارہویں صدی ہجری کے آغاز تک شیطان نے اپنے جتنے بھی پیروکار تیار کئے تھے۔ ان میں سے کوئی فرقہ بھی اہل سنت و جماعت کے عقیدہ حاضر و ناظر کا منکر نہ تھا۔ جب انگریز برصغیر میں آیا۔ ملک پر قبضہ کیا اور فرقہ پرستی کو پھر سے ہوا دی۔ تو اس وقت شیطان نے جو گروہ تیار کیا۔ وہ دوسرے متفقہ مسائل کے انکار کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے اس اجتماعی متفق علیہ عقیدۂ حاضر و ناظر کا بھی منکر ہو گیا۔ ورنہ یہ عقیدہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کہ اس عقیدے والا مشرک ہو جائے۔ اور قربانی میں حصہ شامل کر دے تو خالص نسلی نجدیوں اور ان کے ریال خور چیلوں کی قربانی نہیں ہوتی۔

۶۔ مکی صاحب مزید بولے کہ قبر کو سجدہ کرتا ہے۔ یہ وہ جھوٹ ہے جو یہ نجدی بکتا چلا آ رہا ہے۔ یہ کھلا جھوٹ مکی صاحب نے حرم کعبہ شریف میں بیٹھ کر بکا ہے۔

الحمدللہ۔ ہم اہل سنت و جماعت درود و سلام والوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا۔ اگر عبادت کا ہو تو شرک ہے۔ اور وہ بندہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر وہ سجدہ تعظیم کا ہو تو وہ پہلی امتوں میں جائز تھا۔ مگر شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام میں حرام ہے۔ ہم اسے حرام ہی جانتے ہیں۔ اگر کوئی جاہل

نادانی سے ایسا کرتا نظر آئے۔ تو روکنا فرض سمجھتے ہیں۔ فقیر نجدیوں دیوبندیوں کے اس افتراء پر یہ عرض کرتا ہے کہ حرم کعبہ میں اگر ایک نماز پڑھی جائے تو لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی حرم کعبہ شریف میں بیٹھ کر ایک جھوٹ بولے تو اس پر ایک جھوٹ کے بدلے لاکھ لعنت ملتی ہے اور یہ وہابی، دیوبندی مولوی حرم کعبہ شریف میں درجنوں بار جھوٹ بولتے ہیں اس لحاظ سے لاکھوں کروڑوں لعنتوں کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ اللھم زدفزد آمین۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین آلاف الوف مرۃ آمین

مولوی طارق جمیل پر دوسرے دیوبندی مولویوں کا فتویٰ

مولوی طارق جمیل کے خلاف دوسرے دیوبندی کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں۔

مولوی عیسیٰ خان سانسی گوجرانوالہ نے ان کے خلاف کلمۃ الھادی الی سواء السبیل 400 صفحات پر مشتمل کتاب چھاپی ہے اور 16 دیوبندی مولویوں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ جس کا فقیر جلالی نے ''فتح الھادی فی تلخیص کلمۃ الھادی'' کے نام سے خلاصہ شائع کیا ہے۔ اب مولوی امان اللہ دیوبندی نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے پر مولوی طارق جمیل کے خلاف فتوی دیا۔ اور اسے بدعتی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ صفحات میں فتوی درج ہو چکا ہے۔ مگر کسی دیوبندی عالم کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اسے شان الوہیت کے بارہ آگاہ کرتا اور اسے درج ذیل بے ہودہ دعا سے روکتا مثلاً وہ دعا میں بکتا ہے۔

اللہ تو سامنے ہوتا ہم تیرے پاؤں پکڑ لیتے۔

ہم ضد کرتے ہم لوٹ پوٹ ہوتے۔ تیرے آگے پیچھے۔

اور ایک دعا میں بکتا ہے "اللہ تو سامنے ہو ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں یا اللہ، ہم تیری گود میں گر جائیں، ہم تمہیں منائیں"۔

اور اس جیسی دیگر بکواسات سے توبہ کی تلقین کرتا

اس نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہار گرنے والی حدیث اس انداز میں بیان کی ہے کہ جو سراسر کذب فی الحدیث اور توہین سیدہ صدیقہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زمرے میں آتا ہے۔

چند سال قبل مولوی طارق جمیل کے جہنمی مرید جنید جمشید نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کھلے عام مذاق بنایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مُزَکّی کا اعلانیہ انکار کرتے ہوئے کہا کہ:

اس سے کیا پتہ چلتا ہے؟ کہ نبی کی صحبت مل کر بھی عورت نہیں بدل سکتی (العیاذ باللہ)

جس پر اس کے خلاف مقدمہ ہو گیا۔ اور وہ بیرون ملک بھاگ گیا اور مولوی طارق جمیل نے پہلے اس کے حق میں زبردست تائیدی بیان جاری کیا۔ جس کی تفصیل عنقریب منظر عام پر آ جائے گی انشاء اللہ تعالی پھر جب دیکھا کہ بات زیادہ بگڑ گئی ہے۔ تو مگر مچھ کے آنسو بہانا شروع کر دیئے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مُزَکّی کا اقرار کرنیکی توفیق نہ گرو کو ہوئی اور نہ ہی چیلے کو۔ اور وہ چیلا جہاز کی آگ سے ہوتا ہوا جہنم کی آگ میں جا پہنچا۔

اسی طرح مولوی طارق جمیل احادیثہ طیبہ کو بیان کرتے وقت اضافے اور فضول کلمات شامل کرتے ہی رہتے ہیں۔ کسی دیوبندی مولوی نے اس کو ان لغویات و

فضولیات پر متنبہ کرنے یا توبہ کرنے کی تلقین نہیں کی۔ بس غصہ آیا تو ایک سنی گھرانے میں پیدا ہونے والی محترمہ کلثوم نواز کی نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے پر فقیر سر دست ایک حدیث شریف پیش کرنے کی سعات حاصل کرتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

انہ صلی علی المنفوس ثم قال اللھم اعذہ من عذاب القبر

(سنن الکبری البیھقی جلد 4 ص15

اس حدیث میں پہلے صلی علی المنفوس ہے آپ ﷺ نے منفوس بچے پر نماز جنازہ پڑھی۔ ثم قال پھر فرمایا: اللھم اعذہ من عذاب القبر وہ بچہ تو پاک دنیا میں آیا اور پاک چلا گیا یہ نماز جنازہ کی دعا اللھم اعذہ من عذاب القبر تعلیم اُمت کیلئے ہے اور اُمت مرحومہ اس پر بحمد اللہ تعالیٰ عمل پیرا ہے۔ انگریز کی آمد اور انگیخت پر پیدا ہونے والوں نے اسے بدعت کا نام دینا شروع کر دیا ہے. اس حدیث شریف میں ثم قال کے لفظ ہیں ثم کا حقیقی معنیٰ کیا ہے۔؟ اصول فقہ کے ادنیٰ سے ادنیٰ طالب علم کو بھی علم ہے۔

ہدایہ النحو! از یں قسم کی کتب پڑھنے والا طالب علم بھی بخوبی واقف ہے۔ فقیر اس کا حوالہ دینے کی بجائے یوں عرض کرتا ہے کہ تمام نجدی وہابی دیوبندی مل کر بلکہ دارالعلوم دیوبند کے مدرس اول سے لیکر آج کے آخری مدرس تک مجھے اصول فقہ کی کوئی ایسی کتاب دکھا دیں۔ جس میں ثم للتراخی نہ لکھا ہو۔ فقیر کا دعویٰ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے مدرس اول سے لے کر آج تک کے تمام دیوبندی مدرسین جمع ہو کر بھی نہیں دکھا سکیں گے الحمد اللہ: مولوی امان اللہ نے بدعت کا فتویٰ تو لگا دیا پر انہیں

معلوم نہیں تھا کہ فروعی مسائل میں ایسے گھناؤنے فتوے نہیں لگ سکتے اور جب حدیث میں نماز جنازہ کے بعد ثم قال اللھم اعذہ من عذاب القبر موجود ہے۔ تو یہ دیو بندی نجدی کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ کہ اسے بدعت قرار دیں ایک دور تھا کہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب مجالس میلاد شریف میں شرکت کیا کرتے تھے۔ تو کوئی دیو بندی یہ ماننے کو تیار ہے کہ اس سارے عرصہ میں اشرفعلی تھانوی گستاخی کا مرتکب رہا ہے۔ اور یہ زمانہ بوجہ گستاخی کے تھانوی کا زمانہ ارتداد قرار پاتا ہے۔ کیونکہ ان کی بیگمات ان کے لئے حلال رہ گئی تھیں یا نہیں؟

کیونکہ گستاخی کرنے سے بندہ مرتد ہو جاتا ہے۔ ملوث مولوی امان اللہ کو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولوی عبدالرحمن اشرفی امیر لوگوں سے اپنا ربط قائم کرنے کے لئے ان کے جنازوں میں قل و چہلم کی محفلوں میں، موہری شریف کھاریاں ضلع گجرات کے خواجہ محمد معصوم نقشبندی مرحوم کی صدارت میں منعقدہ محافل عرس میں شرکت کیا کرتے تھے (گو وہ وہاں پر موجود مالدار آسامیوں کو تلاش میں لگے رہتے تھے)۔ اور پھر معلومات حاصل کر کے ان کے گھر جا گھستے تھے۔ اسی طرح ہمارے سامنے کی بات ہے۔ کہ مانگا منڈی کے ہمارے ایک محسن، مہربان اور انتہائی شریف النفس مثالی سخی اور ہر دلعزیز میاں رحمت علی شیخ مرحوم جن کے بیٹے مرکز رائیونڈ جانے لگ گئے تھے۔ جب کہ وہ خود گھنگ شریف متصل رائیونڈ کے شیخ کامل حضرت میاں رحمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید باصفا تھے۔ اور صحت کے دنوں میں ہر سال دس محرم الحرام کو لنگر پکا کر، ٹریکٹر ٹرالی پر احباب کو سوار کر کے خود ڈرائیونگ کرتے ہوئے گھنگ شریف باقاعدہ حاضر ہوتے تھے۔ تو ان کے وصال

کے تیسرے دن ختم شریف میں مرکز وہابیہ رائیونڈ سے ایک عالم دین نے شرکت کر کے رائیونڈیوں کی نمائندگی کی۔ ان کے وصال کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ سینکڑوں گواہ زندہ ہیں۔ اس طرح کے متعدد مواقع بتائے جاسکتے ہیں۔ کہ فلاں صاحب کے ختم قل میں فلاں دیوبندی نے فلاں صاحب کے ختم چہلم میں فلاں دیوبندی نے شرکت کی۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم کے ختم قل میں مولوی عبدالرحمن اشرفی نے اپنے والد محمد حسن دیوبندی ''جو کہ امرتسر میں سنی بن کر تدریس کرتا رہا ہے۔'' کے مرنے کے بعد کے تصرفات بیان کئے۔ اور بتایا کہ خوابوں میں ملتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جامعہ اشرفیہ میں خود چلا رہا ہوں۔ اللہ کی امان، کیا مولوی امان اللہ دیوبندی ان سب کو گستاخ قرار دے کر ان پر گستاخ والا حکم ارتداد اور گردن زنی جاری کرے گا؟ یا یہ حکم صرف اور صرف مظلوم اہل سنت و جماعت درود وسلام والوں کے لئے ہے۔

میاں نواز شریف کی توجہ کے لئے

میاں صاحب! آپ جس قدر چاہیں دیوبندیوں کا قرب پانے کے لئے جتن کر لیں۔ حتی کہ آپ کی جماعت نے مولوی فضل الرحمن المعروف ڈیزل جیسے کانگرسی ٹلاں کو صدر پاکستان بنانے کی لاحاصل کوشش بھی کر ڈالی۔ دیوبندیوں کے دل سے تم بغض نہیں نکال سکتے۔ تم ایک طرف طارق جمیل کے گرویدہ بنتے ہو۔ تو دوسری طرف محفل میلاد شریف منعقد کر کے اپنے ہاتھوں سے حاضرین کو لنگر پیش کرتے ہو۔ تو دیوبندی تم پر کیسے اعتماد کر سکتے ہیں۔؟

دلیل ملاحظہ ہو۔ مولوی امان اللہ دیوبندی نے اپنے جس کلپ میں مولوی طارق

جمیل کو بدعتی اور گستاخ قرار دیا ہے۔

اس مولوی صاحب نے تعوذ پڑھے بغیر صرف بسم اللہ شریف پڑھ کر آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کے نبی ولی کے لفظ بولے مگر درود شریف پڑھنے کو بدعت خیال کرتے ہوئے چھوڑ دیا ہے (تفصیلی فتوی پیچھے درج ہو چکا ہے)

مولوی امان اللہ اپنے فتوی میں کہتا ہے۔ کہ کلثوم نواز کے نماز جنازہ کے بعد حضرت مولانا طارق جمیل کا اجتماعی دعا کرنا یقیناً بدعت اور قابل مذمت عمل ہے۔

اس میں محترمہ کے لئے کوئی اعزازی لفظ یا دعائیہ جملہ یا با سلیقہ انداز گفتگو اختیار نہیں کیا۔ بس یہ کہا کہ کلثوم نواز کے نماز جنازہ اور جس پر بدعت کا فتوی لگا رہا ہے جس کی مذمت کر رہا ہے۔ جسے ہالینڈ کے ویلڈر wilader کے خاکوں کا مقابلہ کرنے والے کی طرح گستاخ قرار دے رہا ہے۔ وہ حضرت بھی ہے۔ مولانا بھی ہے۔ اور صاحب بھی ہے۔ اور جس مظلومہ کی نماز جنازہ خراب ہوئی ہے۔ وہ نہ محترمہ، نہ مرحومہ، نہ سابقہ سہ بارہ خاتون اوّل نہ بے خوف، نڈر، بہادر لیڈر، نہ مادر جمہوریت، نہ دعا کے لائق، صرف اور صرف، کلثوم نواز بحر حال دیوبندیوں کا کلچر انہیں یہ ہی سبق سکھاتا ہے۔ میاں صاحب کے لئے مقام غور ہے۔ کہ تم دیوبندیوں کے نزدیک کبھی بھی قابل اعتماد اور قابل رحم نہیں ہو سکتے۔ کاش امام المترفضہ حضرت پیر سید ریاض شاہ صاحب ہوتے، تو دیکھتے، محترمہ کے لیے کہاں کہاں سے الفاظ ڈھونڈ نکالتے، خواہ اعتدال سے کیوں نہ نکل جاتے۔

نماز جنازہ اور اس کے بعد دعا کا کلپ دیکھنے سے واضح نظر آ رہا ہے۔ کہ بڑے میاں صاحب تو صدق دل سے نماز اور دعا میں مشغول ہیں۔ جب کہ چھوٹے

میاں صاحب نماز جنازہ میں بھی اور بعد کی دعا میں بھی گیدڑ جھانکیاں جھانک رہے ہیں۔ اور ادھر اُدھر توجہ فرما رہے ہیں اور چہرے سے کسی قسم کی اداسی یا غمگینی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہو رہا ہے خیر یہ ان کا اپنا معاملہ ہے۔ ؎

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند

بات ہو رہی ہے کہ نماز جنازہ کی اجتماعی دعا کو بدعت اور گستاخی کہنا۔ یہ دیوبندیوں کو مہنگا پڑے گا کیونکہ اس جرم میں ان کے چھوٹے بڑے سب شریک ہیں۔ اور بے شمار دیوبندی مولوی اس بدعت کے ارتکاب کے بعد توبہ کئے بغیر مر چکے ہیں۔ کیا ان دیوبندی علماء کو عزت سے یاد کر سکتے ہیں۔؟ کیا حضرت اور مولانا اور رحمۃ اللہ علیہ کہلوانے کے حقدار ہو سکتے ہیں۔؟ مولوی امان اللہ نے اتنا غلیظ و قبیح فتوی دینے سے پہلے ان امور کو سوچا ہی نہیں ہے۔ ان کا حق بنتا ہے کہ ان امور کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے مولوی کا نام عزت سے لینا یا تو ترک کر دیں۔ یا ان کا جواب دیں۔ بندہ وضاحت کا منتظر رہے گا؟

مولوی امان اللہ نماز جنازہ کے بعد کی دعا پر بڑھک اٹھے

کیا مولوی طارق جمیل نے پہلی بار بقول وہابیہ دعا مانگ کر گستاخی کی ہے ایسی گستاخیاں یہ تو کیا ان کے بڑے بھی کرتے چلے آ رہے ہیں۔؟ مولوی عبید اللہ انور شیرانوالہ گیٹ لاہور نے نسبت روڈ لاہور مسجد نور سے میلاد شریف کے جلوس کی قیادت کی۔ بقول دیابنہ اس بدعت اور خاکوں جیسی گستاخی پر دیوبندی کیوں نہیں بڑھکتے۔ انگریزوں سے تمغہ یافتہ سینکڑوں پٹھانوں کے قاتل صوبیدار عبدالخلیل کے بیٹے مفتی محمود دیوبندی ابو ڈیزل نے حضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار

شریف پر حاضری دے کر حلوہ تقسیم کیا۔اور قبر شریف کی متبرک چادر سے دستار بندی کروائی۔

مولوی امان اللہ دیوبندی کا حق بنتا ہے۔اس کی قبر پر جا کر اسے عبرتناک سزا دیں۔اوراس کی قبر پر گستاخی کے کوڑے ماریں۔

مولوی امان اللہ صاحب! آپ کے تمام اکابرین نے صد سالہ جشن دیوبند منا کر اندرا گاندھی کو کرسی صدارت پر بٹھا کر خود اس کے چرنوں میں بیٹھنے کی جو سعادت پائی ہے۔اس کو سنت ثابت کرو۔ ورنہ اسے بدعت تسلیم کرتے ہوئے ہالینڈ کے ویلڈر کے خاکوں کی طرح جس دلیری کے ساتھ آپ نے نماز جنازہ کے بعد دعا کو بدعت اور گستاخی قرار دیا ہے۔ وہ دلیری اب بھی دکھا کر اپنی ماں کا دودھ حلال کرو۔اور نطفہ حلال ہونے کا ثبوت دو۔ مولوی امان اللہ صاحب! تمہارے بڑوں نے نماز جنازہ کے بعد کی دعا کو بدعت تو کہا تھا۔مگر ہالینڈ کے ویلڈر wilader کے خاکوں کی طرِح گستاخی قرار نہیں دیا تھا۔کیا کوئی اور دیوبندی تمہارے اس خبیث فتوے کی تائید کرے گا۔اگر تائید کرے تو ہمیں ضرور مطلع فرمانا۔

فقیر راقم الحروف ظہور احمد جلالی عرض گذار ہے۔کہ میرا مقصد تو یہ لکھنا تھا کہ میاں برادران کو اپنے بزرگوں کے عقائد کا خیال کرنا چاہیے تھا۔اور نہ ہی جس کی نماز جنازہ پڑھی جاری ہے۔اس کے عقیدے کا تو خیال کرنا چاہیے تھا اگر وہ وہابن بن گی تھیں تو تم وہابی سے نماز جنازہ پڑھوا لیتے۔تم نے محترمہ کی نماز جنازہ اس سے پڑھوائی ہے جس کے ہم عقیدہ لوگ ہی کہہ رہے ہیں کہ یہ بدعتی ہے۔ بدعتی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ایسا کرنا فوت ہونے والی پر ظلم عظیم ہے۔جو تم نے نیکی سمجھ کر کیا ہے۔

ضروری وضاحت

دوران تحریر جو تیز الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ سب الزامی اور جوابی ہیں کسی پہلو میں پہل نہیں کی نیز کسی کو بے دھڑک بدعتی، مشرک، جہنمی اور ہالینڈ کے ویلڈر کے خاکوں کی مثل گستاخی کہنا جتنا بڑا ظلم ہے۔اس کے مقابلے میں یہ معمولی مظلومانہ صدا ہے۔جو ان فتویٰ باز مولوی صاحبان کو گوارا کرنا ہوگی۔اور انشاء اللہ تعالیٰ حسب موقع اور حسب ضرورت مظلومانہ صدا بلند ہوتی ہی رہے گی۔اور مسئلہ حقہ کا اعلان ہوتا ہی رہے گا اور ترغیم انوف منافقین کا فریضہ ادا ہوتا ہی رہے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

المرقوم 28-09-2018 بمطابق 17 محرم الحرام 1440 ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فاروقی تلوار"

بر گردنِ منافقِ ناہنجار

غیظ المنافقین سیدنا فاروقِ اعظم (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وصال کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم غیب کا عظیم جلوہ ملاحظہ فرماتے ہوئے اپنے محبوب و مکرم رسولِ معظم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا۔

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) لَعَلَّهُ يَقُوْمُ مَقَامًا لَا تَكْرَهُهُ

یارسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ آپ پر اللہ تعالیٰ صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے

کیونکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا تھا۔ امید ہے کہ سہیل بن عمرو (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایک مقام پر کھڑے (ہو کر کلام کرے) گا۔ جو تمہیں ناپسند نہ ہوگا (بلکہ پسند کرو گے)

اس فاروقی ادا کو سامنے رکھتے ہوئے اہل السنۃ والجماعۃ (درود وسلام والوں) کا بچہ بچہ پکارتا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

یہ جملہ فعلیہ ہے بغرض دوام واستمرار بصورت جملہ اسمیہ اس کا ترجمہ تشریح، اور تسہیل یوں ہے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو:

تاریخ دمشق لمحدث ابن عساکر علیہ الرحمہ صفحہ 49 جز نمبر 73